کلام: گوھرؔ جارچوی

# منقبت

مالکِ کون و مکاں علیؑ علیؑ بولتا ہے
میاں اللہ میاں علیؑ علیؑ بولتا ہے

جس جگہ تیغ بھی چلتے ہوئے گھبراتی ہے
جس جگہ موت کی آواز بھی گھٹ جاتی ہے
جا کے میثمؑ تو وہاں علیؑ علیؑ بولتا ہے

تھرتھراتے نظر آتے ہیں جہاں تیر و کماں
جہاں تلواریں میانوں میں لرزتی ہیں وہاں
چھ مہینے کا جواں علیؑ علیؑ بولتا ہے

کانپ کر رہ گیا طوفان کلیجہ ڈولا
دیکھا جب پرچمِ عباسؑ تو ڈر کر بولا
ورنہ طوفان کہاں علیؑ علیؑ بولتا ہے

آ گیا مشک لئے حیدرِ کرارؑ کا لعل
دیکھ کر تشنہ دہن شیر کے چہرے پہ جلال
کانپ کر آبِ رواں علیؑ علیؑ بولتا ہے

جس نے حیدرؑ کے لئے بولا تھا حیدر حیدر
اب بھی دیوار لگاتی ہے وہ نعرہ کُھل کر
اب بھی وہ دَر کا نشاں علیؑ علیؑ بولتا ہے

ہر طرف گونجتا پھر حیدری نعرہ دیکھو
کوئی پڑ جائے مصیبت تو نظارہ دیکھو
پھر تو یہ سارا جہاں علیؑ علیؑ بولتا ہے

پوچھو ایمان سے ایمان گواہی دے گا
پوچھو قرآن سے قرآن گواہی دے گا
نانا حسنینؑ کا ہاں علیؑ علیؑ بولتا ہے

جب بھی جل بھنتے اُسے دیکھ کے ہم نے پوچھا
کس نے یہ حال بنایا ہے منافق تیرا
بولا سینے کا دھواں علیؑ علیؑ بولتا ہے

کیوں نہ لفظوں میں بھلا اُس کے اجالے بولیں
کیوں نہ پھر اعلیٰ اُسے چاہنے والے بولیں
گوھرؔ نور فشاں علیؑ علیؑ بولتا ہے